اسلامی کہانیاں

حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ
صدر اعلیٰ دار العلوم ضیاء الاسلام

مرتبہ: محمد ابو الکلام احسن القادری الفیضی

اعجاز بکڈپو ۱۔ زکریا اسٹریٹ کلکتہ ۷۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نونہالان قوم کی رگوں میں ایمانی
حرارت پیدا کرنیوالی

ایک مفید اور سبق آموز کتاب

اسلامی کہانیاں
(حصہ اول)

مرتبہ

حضرت مولانا الحاج محمد ابوالکلام احسن القادری

استاذ دار العلوم ضیاء الاسلام ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ

ناشر

اعجاز بکڈپو ۴۱ زکریا اسٹریٹ کلکتہ ۷۳

فہرست مضامین

اپنی باتیں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

مدّت سے ایسی کتاب کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی جو بچوں کی عمر اور سمجھ کے اعتبار سے نہایت آسان اور عام فہم ہو اور اس کے اندر ایسی حکایات اور واقعات ہوں جن کو پڑھ کر بچوّں کے اندر اسلامی اور اخلاقی مزاج پیدا ہو سکے۔ تاکہ شروع ہی سے بچوّں کی نشو ونما اسلامی انداز فکر میں ڈھل کر ہو اور دوسرے غلط واقعات کا ان کے اندر اثر نہ ہو سکے۔

اس سلسلے میں ہمارے دیرینہ کرم فرما حضرت مولانا الحاج محمد ابوالکلام صاحب احسن القادری الفیضی استاذ دارالعلوم ضیاءالاسلام ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ نے جو کوششیں کی ہیں وہ بفضلہ تعالیٰ نہایت ہی بامقصد اور امید افزا ہیں۔ امید کہ اسلامی مدارس کے اساتذہ اور اسکولوں کے ٹیچرس حضرات اس کتاب کو نصاب میں داخل کرکے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

ناچیز محمد اعجاز حسین قادری

اعجاز بکڈپو ناخدا مسجد گیٹ نمبر ۲

۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ ۷۳

نعت شریف

پیارے نبی تشریف جو لائے — رحمت عالم بن کر آئے
ذکرِ نبی پھر میں کرتا ہوں — بادِ صبا اب جھوم کے آئے
اللہ اللہ ! رب کا پیارا — جَو کی سوکھی روٹی کھائے
بے کس اور یتیموں کے گھر — دانا پانی خود پہونچائے
جاہل وحشی دیوانوں کو — دینِ خدا کی بات بتائے
دین کے دشمن پتھر ماریں — پیشانی پر بل نہ آئے
دشمن آئے قاتل بن کر — دین کی دولت لیکر جائے
آپ کی عظمت سبحان اللہ — روحِ امیں بھی در پہ آئے
چاند اشارے سے ہو ٹکڑے — ڈوبا سورج پھر لوٹ آئے
ان کی نعت بیاں ہو کس سے — عرشِ بریں سے جو ہو آئے
میرے خدا تو روحِ نبی پر — رحمت کی بارش برسائے

پیارے نبی کے نقشِ قدم کو
شبنم چومے جنت پائے

عِلم کا اِحترام

ایک روز ہارون رشید کے ساتھ ابو معاویہ (جو نابینا تھے) کھانا کھانے بیٹھے۔ جب کھانا کھا چکے تو معمول کے مطابق ابو معاویہ کے ہاتھ دھلائے گئے، ابو معاویہ ہاتھ دھو چکے تو ہارون رشید نے پوچھا آپ جانتے ہیں کہ آپ کا ہاتھ دُھلانے والا کون تھا؟ ابو معاویہ بولے کہ نہیں، میں بالکل نہیں جانتا کہ میرا ہاتھ کس نے دُھلایا ہے۔ ہارون رشید نے کہا۔ آپ کا ہاتھ میں نے دُھلایا ہے۔ اور وہ صرف اس لئے کہ آپ عالم ہیں۔ گویا میں نے آپ کے علم کا احترام کیا ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص۱۹۷)

فائدہ

پیارے بچّو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ علم کے صدقہ میں عالم کا احترام بڑے بڑے بادشاہ بھی کیا کرتے ہیں اسلئے تمہیں خوب محنت سے علم حاصل کرنا چاہئے۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے صدقہ میں تمہیں ہر جگہ عزت مل سکتی ہے

سوالات

(١) امیر معاویہ کا ہاتھ کس نے دُھلایا ؟
(٢) ہارون رشید نے امیر معاویہ سے کیا پوچھا ؟
(٣) ہارون رشید نے کس چیز کا احترام کیا ؟
(۴) تمہیں عزّت کس چیز کی بدولت مل سکتی ہے ؟
(۵) عالِم کا احترام کرنا چاہیئے یا نہیں ؟

شاہی گھوڑے

ایک غریب آدمی کے کمزور گدھے کو شاہی اصطبل میں جانے کا اتفاق ہوا۔ گدھے نے دیکھا کہ شاہی اصطبل میں رہنے والے گھوڑے خوب موٹے تازے ہیں اور کئی خدمت کرنے والے بھی ان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ گدھے کو اپنی حالت پر بہت افسوس ہوا۔ اور یہ آرزو کرنے لگا کہ اے کاش! میں بھی ان جیسا ہوتا۔ اتنے میں جنگ کا اعلان ہو گیا اور تمام گھوڑوں کو لڑائی کے میدان میں جانا پڑا۔ اور جب وہ گھوڑے

لڑائی کے میدان سے واپس ہوئے تو گدھے نے دیکھا کہ کوئی گھوڑا زخمی ہے، کوئی لہولہان ہے۔ کسی کے جسم پر تیر لگا ہوا ہے۔ اور کوئی مرنے کے قریب ہے۔ جب گدھے نے یہ ماجرا دیکھا تو کہا کہ میرے خالق! میں اسی حال میں خوش ہوں، میں یہ نہیں چاہتا کہ میں ان جیسا ہو جاؤں۔

(ماہ طیبہ سنہ ۱۹۸۶ فروری)

فائدہ

پیارے بچّو! اس کہانی سے تم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ خدا نے جسے جس حالت میں رکھا ہے، وہی بہت اچھّا ہے۔ اور جو بڑے ہیں انکی آزمائش بھی بڑی ہے۔

سوالات

(۱) شاہی اصطبل میں رہنے والے گھوڑے کیسے تھے؟
(۲) گدھے نے افسوس کیوں کیا؟
(۳) گھوڑے لڑائی کے میدان میں کیوں گئے تھے؟
(۴) زخمی گھوڑے کو دیکھ کر گدھے نے کیا کہا؟

لعابِ مبارک کی برکت

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں میں نے ایک بار حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے مجھ سے فرمایا، اے لڑکے! تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی امت میں سے ہوں، حضور نے فرمایا، قریب آ، میں آپ کے نزدیک گیا تو آپ نے اپنے منہ مبارک سے تھوک شریف (لعاب مبارک) میرے منہ میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا کہ اب جاؤ، خدائے تعالیٰ تجھ پر فضل و برکت فرمائے، پھر اس کے بعد اسی وقت حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وجہہ تشریف لائے اور آپ نے اپنی انگوٹھی انگلی سے اُتاری اور میری انگلی میں پہنا دی، پھر اس کے بعد سے میرا سینہ علم و فضل کا سمندر بن گیا۔

(تذکرۃ الاولیا، ص۲۵۵)

فائدہ

پیارے بچّو! حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے اور آپ کی جب اتنی بڑی شان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کے صدقہ میں ہے، تو پھر حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و شوکت اور ان کے علم و فضل کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

سوالات

1. حضرت امام شافعی نے خواب میں کیا دیکھا؟
2. حضرت علی نے حضرت امام شافعی کو کیا دیا؟
3. حضرت امام شافعی کو اتنا بڑا مرتبہ کس کے صدقہ میں ملا؟

غیبت کا بدلہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی بڑے بزرگ اور اللہ کے ولی گذرے ہیں۔ ایک دفعہ کا

ذکر ہے کہ ایک شخص نے آپ سے آکر کہا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت[1] کی ہے۔ حضرت حسن بصری نے اسی وقت تازہ چھوہارے منگوائے اور ایک برتن میں رکھ کر اس شخص کے پاس تحفہ کے طور پر بھیجا اور کہلا بھیجا کہ میں آپ کا بڑا شکر گذار ہوں کہ آپ نے میری غیبت کر کے اپنی نیکیوں کو میرے نامۂ اعمال کے دفتر میں منتقل کر دیا ہے۔ آپ کے احسان کا بدلہ میں چکا نہیں سکتا، وہ شخص حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے اس سلوک کو دیکھ کر بڑا شرمندہ ہوا۔ اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی چاہنے لگا۔

(تذکرۃ الاولیاء ص۴۱)

فائدہ

پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی غیبت کرنے سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔ اور جس کی غیبت کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے اور اس طرح کی غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کو مل جاتی ہیں اس لئے غیبت سے ہر حال میں بچنا چاہیے۔

---

[1] پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنے کو غیبت کہتے ہیں۔

سوالات

١. حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کون تھے ؟
٢. ایک شخص نے آکر حضرت حسن بصری سے کیا کہا ؟
٣. حضرت حسن بصری نے غیبت کرنے والے کا شکریہ کیوں ادا کیا ؟
۴. کسی کی غیبت کرنا اچھی چیز ہے یا بُری ؟
۵. دوسرے کی غیبت کرنے سے اپنا فائدہ ہے یا نقصان ؟

صبر کا انجام

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے. ایک دفعہ ایک عورت نے آپ پر ایک گھر کے بارے میں دعویٰ کر دیا. حالانکہ گھر اصل میں آپ ہی کا تھا اور عورت کا دعویٰ بالکل غلط تھا. آپ نے روک ٹوک نہیں کی اور گھر اس عورت کو لے لینے دیا ، ہاں البتہ آپ نے یہ ضرور کہا.

اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھی کر دے۔ اور اسی گھر میں اس کی قبر بنا۔

خدائے تعالیٰ نے آپ کی یہ بد دعا قبول کر لی، اور وہ عورت جس نے زبردستی مکان پر قبضہ کیا تھا، کچھ دنوں کے بعد اندھی ہو گئی۔ اب اس عورت کا حال یہ ہو گیا کہ دیوار پکڑ کر چلتی اور کہتی کہ مجھ پر سعید (رضی اللہ عنہ) کی بد دعا پڑ گئی۔ ایک دن وہ اٹھی اور ٹٹول ٹٹول کر چلنے لگی۔ اتفاق سے اس گھر میں ایک کنواں تھا وہ اسی میں گر پڑی اور آخر وہی کنواں اس عورت کی قبر بن گیا۔ (ماخوذ)

فائدہ

پیارے بچّو! اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی چیز پر ناجائز قبضہ جما لینا بہت بُری بات ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صبر کا انجام بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔

سوالات

۱۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کون تھے؟
۲۔ عورت کا دعویٰ سچا تھا یا جھوٹا؟
۳۔ عورت اندھی کیوں ہو گئی؟
۴۔ صبر کا انجام کیسا ہوتا ہے؟

جنگل کا شیر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے، جن کا نام سفینہ تھا۔ ایک دفعہ ایک کشتی میں سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ کہ اچانک کشتی ٹوٹ گئی۔ حضرت سفینہ ایک تختے پر بہتے ہوئے چلے گئے، کچھ دیر کے بعد وہ تختہ ایک کنارے پر آلگا۔ حضرت سفینہ وہاں سے اُترے تو ایک جنگل میں جا پہنچے جہاں شیر اور جنگلی درندے تھے۔ ایک شیر نے جب آپ کو دیکھا تو آپ پر حملہ کرنا چاہا۔ آپ نے پکار کر کہا۔ خبردار اے شیر! دیکھ میں رسول اللہ کا غلام ہوں۔ یہ سنتے ہی شیر نے اپنا سر جھکا لیا۔ اور حضرت سفینہ کے پاس پہنچ کر اپنی دُم ہلانے لگا۔ اور اپنے اشارے سے حضرت سفینہ کو اپنے پیچھے لگا کر آپ کو ایک ایسے راستے پر کھڑا کر دیا جس پر چل کر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ صحیح وسالم گھر پہونچ گئے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۸۲۳)

فائدہ

بچّو! اس نورانی واقعہ سے اچھی طرح یہ معلوم ہو گیا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوتے ہیں جنگل کے شیر بھی ان کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام کی بہت بڑی شان ہوتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام مصیبت میں رسول اللہ کو پکارا کرتے تھے۔

سوالات

(۱) شیر نے اپنا سر کیوں جھکا لیا؟

(۲) حضرت سفینہ کون تھے؟ انہوں نے شیر سے کیا کہا؟

(۳) صحابہ کرام مصیبت کے وقت کیسے پکارا کرتے تھے؟

کبوتر کے بچے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک اعرابی[۱] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ مبارکہ میں آکر کہنے لگا

[۱] عرب کے خانہ بدوش لوگ یعنی بدّو کو اعرابی کہتے ہیں۔

کہ آپ اگر یہ بتا دیں گے کہ میری آستین میں کیا ہے تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا اور مان لوں گا کہ آپ واقعی سچے نبی ہیں۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آستین کے اندر اس وقت کبوتر کے دو بچّے اور ان کی ماں ہیں۔

اَعْرابی یہ سُن کر حیران رہ گیا۔ اور فوراً ہی کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔

(جامع المعجزات صہ ۳۱)

فائدہ

سبحان اللہ! یہ ہے ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم پاک کہ کوئی چیز آپ سے ڈھکی چھُپی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ سب کچھ جانتے ہیں۔

سوالات

۱۔ اعرابی اپنی آستین کے اندر کیا لے کر آیا تھا
۲۔ اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہا؟
۳۔ اعرابی کی بات سن کر حضور نے کیا فرمایا؟
۴۔ اعرابی نے اسلام کیوں قبول کیا؟

اچھا سوار

ایک دن کا ذکر ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیارے نواسے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو. جب کہ وہ بچّے تھے اپنے کندھے مبارک پر بٹھالیا، اور کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک شخص ملا اور اس نے جو حضرت امام حسن کو حضور کے کندھے پر دیکھا تو کہنے لگا، "اے بچّے! بڑی اچھی سواری ہے جس پر تم سوار ہو اتنی اچھی سواری قسمت والے ہی کو ملتی ہے۔"

یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سواری تو دیکھی ذرا سوار بھی دیکھ کہ کتنا بھولا بھالا اور کتنا اچھا ہے۔

(تاریخ الخلفاء، صفحہ ۱۳۰)

فائدہ پیارے بچّو! اس سبق سے تم نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ علیہ کو کس قدر چاہتے تھے اور ان سے کتنا پیار کرتے تھے۔ پس ہم لوگوں کو بھی چاہیئے کہ ان سے پیار و محبت رکھیں۔ کیوں کہ ان سے پیار رکھنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوش کرنا ہے۔

سوالات

۱ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون تھے؟
۲ حضرت امام حسن کس چیز پر سوار ہو کر جا رہے تھے؟
۳ راستے میں ایک شخص نے کیا کہا اور اس کو کیا جواب ملا؟
۴ حضرت امام حسن سے ہم لوگوں کو کیوں محبت کرنی چاہیئے؟

ظلم کی نحوست

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک بادشاہ سیر کرتے ہوئے آپہونچا۔ اس نے ایک

ایسی گائے دیکھی جیسے من بھر کے قریب دودھ ہوتا تھا ایسی عمدہ گائے دیکھ کر بادشاہ کی نیت بدل گئی۔ اور ارادہ کر لیا کہ اس گائے کو میں ضرور ضرور لے جاؤں گا۔ ———— چنانچہ اسی ارادے سے بادشاہ دوسرے دن پھر اس گاؤں پہونچا اور دیکھا کہ گائے کا مالک دودھ دوہ رہا ہے مگر آج اس گائے نے پہلے دن سے آدھا دودھ دیا۔ بادشاہ نے مالک سے پوچھا کہ آج کیا بات ہوئی؟ جو اس نے پورا دودھ نہیں دیا، مالک نے بادشاہ سے کہا کہ شاید ہمارے بادشاہ نے کسی ظلم کا ارادہ کر لیا ہے، یہ سن کر بادشاہ بڑا شرمندہ ہوا، اور اسی وقت اس گائے پر قبضہ کرنے کا خیال دل سے نکال دیا۔ اس کے بعد پھر گائے نے من بھر دودھ دینا شروع کر دیا۔

(نزہۃ المجالس ص۵)

فائدہ

پیارے بچو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ظلم کا ارادہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔ کیونکہ اس کی نحوست سارے ملک کو برباد کر دیتی ہے۔ اس لئے ہم سبھوں

کو بُری نیتوں اور ظلم کرنے کے ارادوں سے باز رہنا چاہئے۔ اور اپنے بھائیوں کو بھی اس سے روکنا چاہئے

سوالات

① بادشاہ کی نیت کیوں بدل گئی؟
② گائے کے مالک نے بادشاہ کو کیا کہا؟
③ گائے کا دودھ کم کیوں ہو گیا تھا؟
④ ظلم کی نحوست سے ہم لوگوں کو کیوں بچنا چاہئے؟

بزرگوں کا ادب

کچھ لڑکے گیند کھیل رہے تھے۔ اتفاق سے ان کی گیند حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے آگے آکر گری۔ تمام لڑکے ڈر گئے کسی کی ہمت نہ پڑی کہ گیند وہاں سے اٹھا لائے۔ ان لڑکوں میں سے ایک لڑکے نے کہا کہ اگر کہو تو گیند میں اٹھا کر لے آؤں، پھر انتہائی گستاخی اور بے ادبی کے ساتھ وہ گیا اور گیند اٹھا کر لے آیا۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ لڑکا حلالی نہیں بلکہ حرامی معلوم ہوتا ہے لوگوں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا واقعی حرامی ہے۔

لوگوں نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور! آپ نے یہ کیسے جان لیا کہ وہ لڑکا حرامی ہے؟ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اگر وہ حلالی ہوتا تو اس گستاخی کے ساتھ گیند اٹھا کر نہ لے جاتا۔ بلکہ حیا اور شرم اس کو مانع ہوتی۔

(تذکرۃ الاولیا)

فائدہ

پیارے بچو! اس کہانی سے معلوم ہوا کہ بزرگوں سے حیا و شرم اور ان کا ادب کرنا نیکبختی اور شرافت کی علامت ہے

پیارے بچو! ہم سبھی لوگوں کو اپنے بزرگوں کا ادب و احترام کرنا چاہیئے۔ اور ان کی نگاہِ غضب سے ڈرنا چاہیئے۔

سوالات

(۱) گیند کس کے آگے گری تھی ؟
(۲) حضرت امام اعظم نے کیا فرمایا ؟
(۳) گیند اٹھا کر لانے والا لڑکا حلالی تھا یا حرامی؟
(۴) بزرگوں کا ادب کرنا کیسا ہے ؟

مولیٰ کی طلب

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، جناب یہ تو فرمائیے کہ آپ اتنے بڑے مرتبہ کو کن باتوں سے پہونچ گئے۔ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا پانچ باتوں سے۔

(۱) میں نے مولیٰ کی طلب میں کوشش کی۔
(۲) میں جب سے اسلام میں آیا ہوں کبھی دنیا کا کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔
(۳) جب سے اسلام لایا ہوں کبھی سیر ہو کر

پانی نہیں پیا۔

(۴) جب بھی مجھے دنیا و آخرت کے دو کام پیش آئے تو میں نے آخرت کے کام کو دنیا کے کام کے مقابلے میں پہلے کیا۔ اور آخرت کے کام ہی کو اختیار کیا۔

(۵) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ اور آپ کے ساتھ رہنے کو ہی زیادہ پسند کیا۔

(نزہتہ المجالس صفحہ ۳۰۴ ج ۲)

فائدہ اس کہانی سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت میں سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرنے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہنے والے ہیں۔ ہم لوگوں کو بھی اللہ و رسول سے محبت کرنا چاہئے۔

سوالات

(۱) حضرت علی نے حضرت ابو بکر صدیق سے کیا پوچھا ؟

(۲) حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت علی کو کیا جواب دیا ؟

(۳) حضرت ابو بکر صدیق اتنے بڑے مرتبہ پر کس طرح پہونچ گئے ؟

(۴) امت میں سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے کون ہیں ؟

قرآن کا ادب

محمود غزنوی ایک مشہور بادشاہ گذرا ہے. وہ غزنی کا رہنے والا تھا۔ اسی لئے اسے غزنوی کہا جاتا ہے۔

محمود غزنوی کی زندگی کا ایک بہت ہی مشہور

واقعہ ہے کہ ایک رات وہ سونے جا رہا تھا، اتفاق سے طاق پر نگاہ پڑی دیکھا تو قرآن شریف رکھا ہوا ہے۔

اب کیا کرے۔ اگر اُدھر پاؤں پھیلا کر سوتا ہے تو قرآن مجید کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اسلئے اس نے سوچا کہ چارپائی کا رُخ ہی بدل دیا جائے تاکہ اس طرف سرہانہ ہو جائے۔ تب جاکر ٹھیک ہوگا۔ چنانچہ چارپائی کا رُخ بدل دیا۔ جب اس چارپائی پر سونے چلا تو خیال آیا کہ میرے کمرے میں اللہ کا فرمان رکھا ہوا ہو، اور میں اس پر عمل کرنے کے بجائے غافل پڑا سوتا رہوں، یہ بھلا کب مناسب ہوگا۔ سوچا لاؤ اسے اٹھا کر پاس والے کمرے میں رکھ آؤں اور پھر آرام سے سوؤں

اس خیال کا آنا تھا کہ بادشاہ کانپ اُٹھا سوچا کہ یہ کتنی بڑی بے ادبی ہے کہ محض اپنے آرام کے لئے اللہ کے کلام کو اپنے کمرے سے ہٹا رہا ہوں۔ —— اسی پس و پیش میں بادشاہ کی ساری رات گذر گئی۔

(ماخوذ)

پیارے بچّو! تم نے اس کہانی سے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ بادشاہ نے قرآن پاک کا کس طرح ادب و احترام کیا۔ تمہیں بھی قرآن پاک کا اسی طرح ادب و احترام کرنا چاہیئے۔ خاص کر ان باتوں کا خیال رہے کہ قرآن پاک سے اونچی جگہ پر نہ بیٹھو، اس کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ۔ بغیر وضو کے قرآن پاک کو نہ چھوؤ ورنہ بہت بڑا گناہ ہوگا۔
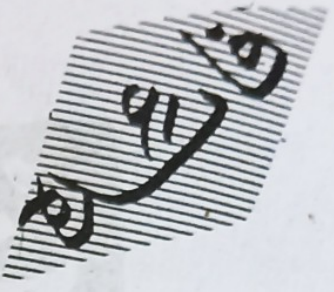
سوالات

(۱) محمود غزنوی کو رات بھر نیند کیوں نہ آئی؟

(۲) بادشاہ نے قرآن پاک کو کمرے سے کیوں نہیں ہٹایا؟

(۳) قرآن پاک کا سچا احترام کیا ہے؟

(۴) تم قرآن پاک کا احترام کس طرح کرتے ہو؟

نرالی دعوت

ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثار صحابۂ کرام کے ساتھ حضرت عثمان غنی کے گھر چلے تو حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو حضرت عثمان غنی گنتے ہوئے چلے۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عثمان! تم میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟ حضرت عثمان نے عرض کیا ـــــ یَارَسُوْلَ اللّٰہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں چاہتا ہوں کہ حضور کے ایک ایک قدم کے بدلے میں آپ کی تعظیم کی خاطر ایک ایک غلام آزاد کروں۔

چنانچہ حضرت عثمان کے گھر تک حضور کے جس قدر قدم پڑے اسی قدر انہوں نے غلام آزاد کئے۔

فائدہ

بچو! اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان غنی جو خلیفۂ سوم اور اعلیٰ درجہ کے غنی اور بڑے ہی سخی آدمی تھے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فدائی اور پکّے عاشق تھے۔ ہم لوگوں کو بھی حضور سے سچّی اور پکّی محبت کرنا چاہیئے۔

سوالات

(۱) حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کس نے کی؟

(۲) حضرت عثمان غنی کون تھے؟ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو کیوں گن رہے تھے؟

(۳) اس واقعہ سے تمھیں کیا سبق ملتا ہے؟

(۴) حضرت عثمان غنی نے کتنے غلام آزاد کیے؟

خدمتِ خلق

حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت بڑے خلیفہ گذرے ہیں۔ یہ خدا ترس ہونے کے ساتھ ساتھ دین کے زبردست خادم تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ اپنے بستر پر رات کو لیٹے ہوئے تھے، گرمی کا موسم تھا، آپ کے جسم سے پسینہ بہت ہی زیادہ نکل رہا تھا۔ نوکرانی پنکھا ہاتھ میں لئے جھل رہی تھی۔ اتفاق سے نوکرانی کو نیند آگئی۔ آپ اُٹھے اور اس کے ہاتھ سے پنکھا لیکر خود لونڈی (نوکرانی) کو جھلنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد لونڈی کی آنکھ کھُل گئی، خلیفہ کو پنکھا جھلتے دیکھ کر وہ بہت شرمندہ اور پریشان ہوئی، آپ نے کہا گھبرائی کیوں ہو، تم بھی آخر مجھ جیسی ایک انسان ہو، جب میں گرمی سے پریشان تھا تو تم نے پنکھا جھل کر آرام پہونچایا، پھر جب تمہیں گرمی لگی تو میں نے پنکھا جھل کر آرام پہونچایا،

اس میں گھبرانے کی کون سی بات ہے!

فائدہ پیارے بچو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں بہت سے ایسے خلیفہ گذرے ہیں جن کا درجہ آجکل کے بادشاہوں اور وزیروں سے بہت اونچا تھا مگر وہ نہایت سیدھے سادے طریقہ پر زندگی بسر کرتے تھے اور اپنے سے زیادہ دوسروں کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔

سوالات

(۱) حضرت عمر بن عبدالعزیز کون تھے؟

(۲) آپ نے لونڈی کے ساتھ کون سا سلوک کیا؟

(۳) لونڈی کیوں شرما گئی؟

(۴) آپ نے اسے کیا جواب دیا؟

بالِ مبارک کا کمال

سیّدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ایک مرتبہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک کے دو بال شریف مل گئے۔ حضرت ابو بکر نے ان دو بالوں کو تبرک کے طور پر اپنے گھر لے آئے اور بڑی تعظیم کے ساتھ اندر ایک محفوظ جگہ میں رکھ دیئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے قرآن پاک پڑھنے کی آوازیں آنے لگیں۔ قرآن کی آواز سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر گئے تو تلاوت کی آوازیں تو سُننے میں آرہی تھیں، مگر پڑھنے والے نظر نہیں آرہے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ مبارکہ میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کر دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ فرشتے ہیں

جو میرے بال کے پاس جمع ہو کر قرآن پڑھتے ہیں۔

(جامع المعجزات صـ۶۲)

فائدہ پیارے بچو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بال مبارک جہاں ہوتا ہے، وہاں فرشتے تشریف لاکر قرآن پاک پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر بال مبارک تعظیم اور احترام کے لائق ہے۔

سوالات

۱. حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کیا لیکر گھر آئے؟
۲. گھر سے کس چیز کی آواز آرہی تھی؟
۳. قرآن کی تلاوت کرنے والے کون تھے؟

دُعائیہ ترانہ

یا رب ہمیں جینے کے انداز عطا کر دے
سینوں میں محبت کے طوفان بپا کر دے
تو شمع ہدایت سے ہر گھر میں اجالا کر
اب دور جہالت کی گھنگھور گھٹا کر دے
معبود ہمارے تو وہ عِلم عطا فرما
جو درجۂ انساں کو کچھ اور سوا کر دے
تو عِلم و ادب صدق و اخلاص عنایت کر
ایمان کی تابش سے سینوں میں ضیا کر دے
ہر مردِ مسلماں ہو اسلام کا شیدائی
اسلام کی دولت پہ تو سب کو فدا کر دے
خورشید محبت سے روشن ہو زمیں ساری
افکار کے پردوں کو آنکھوں سے جُدا کر دے
بس ایک تمنا ہے مولیٰ ترے بندوں کی
سرکارِ دو عالم کی الفت میں فنا کر دے

(شبنم کمالی)